© rasailojaraid.com

مسلم اقلیتیں

فیجی آئی لینڈ کے مسلمان

بدالطیف معتصم

مشرق بعید میں واقع فیجی آئی لینڈ ۳۶۰ جزیروں پر مشتمل ملک ہے، اس کے مشرق میں بین الاقوامی تاریخی خط واقع ہے جو دنیا کی آخری سرحد ہے جس سے پار انسانی زندگی ناممکن ہے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور چکر کاٹ کر وہیں آ کر غروب ہوتا ہے، اس کے مغرب میں امریکا، شمال مغرب میں آسٹریلیا اور جنوب میں نیوزی لینڈ واقع ہیں۔ فیجی کا کل رقبہ ۱۸۲۷۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ اتنے ہی مربع کلومیٹر میں پانی بھی ہے۔ دارالحکومت ''صواء'' (Suya) ہے۔ فیجی میں دو بڑے جزیرے ہیں۔ ا۔ دیتی لیوو ۲۔ ونوالیوو، جب کہ بڑے شہروں میں ''لوٹوکا''، ''ناندی''، ''باء'' اور ''لمباسا'' شامل ہیں۔ تاہم مسلمانوں کی اکثریت ان دو بڑے جزیروں میں ہے۔ فیجی کی کل آبادی اس وقت ۸ لاکھ ہے جس میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں عیسائی، ہندو، بدھ مت اور مسلمان شامل ہیں، ایک احصائیہ کے مطابق عیسائی ۵۲ فی صد، ہندو ۳۸ فی صد، مسلمان ۸ فی صد، بدھ مت وغیرہ ۲ فی صد ہیں۔ فیجی چونکہ مختلف اقوام وقبائل پر مشتمل ملک ہے، اسی وجہ سے اس ملک کی تقریباً نصف آبادی کو دوسری وہ اقوام تشکیل دیتی ہیں جو فیجی کے اصلی باشندے نہیں ہیں۔ ان باشندوں میں ۵۱ فی صد تو اصلی فیجین کی ہے جو کالے حبشیوں کی طرح ہیں، جب کہ ہندوستانی (ہندو و مسلمان) ۴۴ فی صد ہیں اور ۵ فی صد دوسرے جزائر سے آنے والے یورپین ممالک کے ہیں جن میں چین سمیت کئی ممالک شامل ہیں۔ فیجی میں اس وقت کئی زبانیں رائج ہیں۔ فیجی، ہندی اور انگریزی، مؤخر الذکر فیجی کی سرکاری زبان ہے اور حکومت پر کرسچن مسلط ہیں۔ فیجی میں مسلمانوں کی موجودہ تعداد ۹۰ ہزار سے ایک لاکھ بتائی جاتی ہے، اگرچہ کل آبادی کے مقابلے میں یہ تعداد آٹھ سے دس فی صد تک ہے تاہم مولانا محمد الیاس ندوی صاحب کی تحقیق کے مطابق فیجی کے مسلمانوں کی تعداد تین لاکھ ہے اور مسلم تناسب ۳۵ فی صد ہے۔ مسلمانوں کی غالب اکثریت ہندوستان کی ہے جنھیں انگریزوں نے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا جس کی وجہ سے وہ لوگ وہاں آباد ہوگئے تھے۔

فیجی کے مسلمان اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے اسلام کے زرین اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔ گزشتہ تیس سالوں سے فیجی کے مسلمانوں میں ایک نئی اسلامی بیداری پروان چڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے وہ لوگ عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کی جانب بھی رجوع کر رہے ہیں، پچھلے بیس سال کے عرصے میں ایک درجن سے زائد علماء، مفتیان کرام اور قراء حضرات پاکستان سے فارغ ہوکر اپنے وطن فیجی لوٹے ہیں اور مصروف خدمت ہیں، ان علماء ومفتیان میں مولانا مفتی شہزاد علی صاحب جو جامعہ فاروقیہ کراچی کے ممتاز فاضل ومتخصص فی الفقہ الاسلامی ہیں، سرفہرست ہیں جو اس وقت دارالعلوم ڈراسا فیجی کے مہتمم اور اپنے ملک کے مفتی اعظم ہیں۔ فروری ۲۰۰۵ء کے شروع میں سفر حج سے واپسی پر حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے حکم پر جامعہ فاروقیہ میں خطاب فرمایا تھا اور فیجی کے مسلمانوں کے حوالے سے حوصلہ افزا اور خوش کن معلومات فراہم کی تھی۔ فیجی کے مسلمانوں کی اس دستگیری اور اسلامی بیداری میں پاکستان کے علماء کرام اور بالخصوص جامعہ فاروقیہ کراچی کے کارناموں کا بڑا دخل ہے اور یہی ایک بہت بڑا داعیہ ہے کہ فیجی کے مسلمان پاکستان سے والہانہ محبت رکھتے ہیں اور مسلمانانِ پاکستان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

فیجی کے مسلمانوں میں اگرچہ مذہبی طور پر کچھ اختلافات ہیں لیکن اتحاد و یگانگت کی فضا شروع ہی سے قائم ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے ملکوں کی مسلم اقلیتوں کی طرح ظلم وستم وجبر واستبداد کے شکنجے اور نرغے میں نہیں ہیں وہ اپنے مذہبی فرائض و مراسم کی ادائیگی میں پوری طرح آزاد ہیں اور پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی بھی ہے۔ اگرچہ سیاست کے میدان میں کوئی سیاسی تنظیم نہیں جو مسلمانوں کے سیاسی مشاکل کا حل نکال سکے تاہم ''فیجی مسلم لیگ'' کے نام سے مذہبی تنظیم فعال انداز سے کام کر رہی ہے۔

فیجی کے مسلمانوں کے حالات کے حوصلہ افزا ہونے کے ساتھ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان کے مسلمانوں نے دو قومی نظریہ کے تحت پاکستان حاصل کرلیا تو فیجی میں رہائش پذیر ہندوستانی بھی اسی دو قومی نظریے کے تحت تقسیم ہوگئے اور اپنا نظام تعلیم بھی الگ الگ کرلیا۔ اس سے پہلے وہ وہاں کے سرکاری اسکولوں میں صرف ہندی پڑھائی جاتی تھی، اس کے بعد مسلم اسکولز میں اردو اور ہندو اسکولز میں ہندوؤں کے لیے ہندی لازمی قرار دی گئی۔ جامعہ فاروقیہ کراچی کے تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طالب علم مولوی زین العابدین نے یہ بات بھی بتائی کہ ہمارے باپ دادا کو ہندی لکھنا پڑھنا تو آتا ہے مگر اردو پڑھنا لکھنا پوری طرح نہیں آتا جب کہ ہمیں ہندی لکھنا پڑھنا نہیں آتا، لیکن اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔ یہ سب فیجی میں ہندوستانی باشندوں کے دو قومی نظریہ کے تحت تقسیم کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد مسلمانانِ پاکستان نے فراہم کی تھی۔ فیجی آئی لینڈ میں اس وقت سو سے زائد مساجد، پانچ بڑے مدارس ہیں۔ ان مدارس میں سے بعض کی نگرانی اور نظم ونسق بنگلہ دیش کے کچھ علماء کے ذمہ ہے جو ایک عرصے سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جب کہ دارالعلوم ڈراسا اور بعض دیگر مدارس میں پاکستان سے فارغ ہونے والے علماء کرام ومفتیان عظام مصروف عمل ہیں۔

مدارس دینیہ کے علاوہ فیجی میں پانچ بڑے کالجز ہیں جن میں کم وبیش ۱۰ سے ۱۵ ہزار طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں، اس کے علاوہ ۱۷ پرائمری اسکولز ہیں جن میں اسلامیات، اسلامی قوانین جیسے پردہ، نماز اور روزہ وغیرہ پر بھی عمل لازمی اور ضروری ہے۔ ان کالجوں اور اسکولوں کے اساتذہ کے اخراجات تنخواہیں وغیرہ اور طلبہ کے اخراجات سب کے سب حکومت فراہم کرتی ہے اس کے باوجود ان اسکولوں اور کالجوں کا نظم ونسق مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان کالجوں اور اسکولوں کی سرکاری حیثیت اسی طرح ہے جس طرح باقی مذاہب کے اسکولوں اور کالجوں کی ہے۔ ان کالجوں اور اسکولوں کی اسناد پر نوکریاں اور ملازمتیں دی جاتی ہیں۔ فیجی کے مسلمان اگرچہ اقلیت میں ہیں لیکن ان کو حکومت کی جانب سے وہ تمام مراعات حاصل ہیں جو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو حاصل ہیں۔ فیجی کے مسلمانوں کا اسلامی ماحول پاکستان کے ماحول سے زیادہ مشابہ اور مماثل ہے اور اس کی بڑی وجہ پاکستان سے دلی محبت اور قلبی لگاؤ ہے۔ ☆☆☆

© rasailojaraid.com